روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل 2 جولائی 2013ء 22 شعبان 1434 ہجری 2 وفا 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 149

خاکساری

تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار ملے جو خاک سے اس کو ملے یار
کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے
پسند آتی ہے اس کو خاکساری تذلل ہے رہِ درگاہِ باری

(درثمین)

جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا خطبہ جمعہ سے آغاز۔ جلسہ کے اغراض ومقاصد اور قیمتی نصائح

زہد وتقویٰ، محبت واخوت اور راستبازی میں دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں

عاجزی وانکساری بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرتی، معاشرے کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی اور محبت کو بڑھاتی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 جون 2013ء بمقام کالسروئے (Karlsruhe) جرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 جنوری 2013ء کو کالسروئے جرمنی سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ جماعت احمدیہ جرمنی کے 38ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ سے ہوا۔ حضور انور پاکستانی وقت کے مطابق شام 5 بجے کالسروئے جلسہ گاہ میں تشریف لائے، اپنے دست مبارک سے پرچم کشائی فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ پنڈال میں رونق افروز ہوئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو آج سے اپنے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے۔ علاوہ ازیں دنیا کے بعض اور ممالک بالخصوص امریکہ اور کبابیر وغیرہ کے بھی جلسے ان دنوں میں ہو رہے ہیں۔ حضور انور نے جلسے کے حوالے سے حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ جلسہ کے مقاصد اور غرض وغایت کی یاد دہانی کروائی اور فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے جلسوں کا اجراء فرما کر ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ جس سے ہمیں اپنی اصلاح، روحانی غذا کے حصول اور اپنے فرائض و ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہونے کا موقع مل جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کے انعقاد اور غرض وغایت کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کیلئے نمونہ بن جائیں۔ اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کیلئے سرگرمی اختیار کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان چند فقرات میں حضرت مسیح موعود نے ایک حقیقی احمدی کیلئے زندگی کا پورا لائحہ عمل بیان فرما دیا۔ حضور انور نے اس ارشاد میں بیان ایک ایک بات کی الگ الگ وضاحت اور تشریح کر کے افراد جماعت کو قیمتی نصائح فرمائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ نیکیوں کے دو حصے ہیں، فرائض اور نوافل۔ فرمایا کہ ہماری عبادتوں اور اعمال کے ساتھ بھی نوافل ہوں۔ احسان کا بدلہ احسان بغیر کسی مفاد کے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو تو یہ حقیقی تقویٰ ہے۔ فرمایا خدا تعالیٰ مغز کو چاہتا ہے نہ کہ ظاہری خول کو۔ اگر ہماری نمازوں سے ہمارے اندر دوسروں کے لئے ہمدردی کے جذبات پیدا نہیں ہوتے تو ایسی نمازوں کا کوئی فائدہ نہیں۔ پس محبت و پیار اور بھائی چارے کا نمونہ آپس میں ایک دوسرے کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی ہو۔ یاد رکھیں کہ یہی پاک نمونے تقویٰ کے معیار کو اونچا کرنے والے اور غیروں کو دین حق کی خوبصورت تعلیم کی طرف توجہ دلانے والے ہوں گے۔

فرمایا عاجزی بندے کو خدا کے قریب کرتی اور معاشرے کی خوبصورتی میں بھی اضافہ کرتی ہے۔ آپس کی رنجشوں کو دور کرتی اور محبت کو بڑھاتی ہے۔ فرمایا کہ پھر حضرت مسیح موعود نے راستبازی اور سچائی کی طرف بھی خاص توجہ دلائی ہے۔ یہاں خاص طور پر آپ نے جلسہ پر آنے والے لوگوں کا ذکر فرمایا ہے کہ وہ اپنے تقویٰ کے معیار بلند کریں۔ اپنی اصلاح کریں۔ راستبازی، سچائی اور صاف گوئی کے وصف کو اپنائیں تا کہ جس مقصد کے لئے وہ جمع ہوئے ہیں اس کو حاصل کر سکیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے مشن کے دو اہم کام یہ ہیں کہ بندے کو خدا کی پہچان کروا کر خدا تعالیٰ سے ملوانا اور دوسرے بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کرنا۔ فرمایا کہ یہ دونوں کام ایسے ہیں جو ہمارے سے تقویٰ اور قربانی اور ہماری عملی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ دنیا کو ہم خدا تعالیٰ سے اس وقت تک نہیں ملا سکتے جب تک ہمارا اپنا خدا تعالیٰ سے پختہ تعلق قائم نہ ہو اور دوسرے بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی ہم اس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک ہم عاجزی وانکساری، سچائی اور محبت، اخوت اور قربانی کا جذبہ اپنے اندر نہ رکھتے ہوں۔ فرمایا کہ پس ہم نے اپنے اس تعلق اور جذبے کا جائزہ لینا ہے اور اسے بڑھانا ہے۔ تا کہ جلسہ پر آنے کے مقصد کو بھی حاصل کرنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود کی خواہش کو پورا کرنے والے بھی ہوں۔ پس جلسہ کے ان تین دنوں میں اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے اور عملی حالتوں کو درست کرنے کی ہر احمدی اور جلسہ میں ہر شامل ہونے والے کو کوشش کرنی چاہئے اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ ہم حقیقت میں جلسے کے مقصد کو پانے والے ہوں۔ آمین

داخلہ مدرسۃ الظفر

(معلمین کلاس)

ایسے نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اور وقف جدید کے تحت معلم بن کر اپنی زندگی وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مکمل کوائف والد/سرپرست کے دستخط ہمراہ ایک تصویر اور صدر صاحب/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ کو بھجوائیں۔ مدرسۃ الظفر ربوہ میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔

شرائط برائے داخلہ

☆ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
☆ میٹرک پاس امیدوار کی عمر زیادہ سے زیادہ 20 سال جبکہ انٹرمیڈیٹ کیلئے 22 سال ہے۔
☆ قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔
☆ مقامی جماعت کے صدر صاحب / امیر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

ہدایات

قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنے کو یقینی بنائیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ عربی اور انگریزی کے معیار نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ کتب سیرت النبیؐ، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل فون نمبروں پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ فون نمبر: 047-6212968

(ناظم ارشاد وقف جدید)

بینن میں قرآن کریم کے تراجم کی نمائش

جماعت احمدیہ بینن ریجنل سطح پر قرآن کریم کی نمائشوں کا انعقاد کر رہی ہے اور کوتونو کی نمائش اس کڑی کا 9واں حصہ تھی۔

یکم اگست ملک بینن کا یوم آزادی ہے اور اس حوالہ سے چند سالوں سے جشن آزادی کی تقریبات میں گورنمنٹ نے یہ پروگرام بنا رکھا ہے کہ ہر سال ایک شہر ان تقریبات کیلئے منتخب کیا جاتا ہے۔ ان تقریبات میں ایک event صنعتی نمائش کا بھی ہوتا ہے اور ملک کے طول و عرض، بلکہ بیرونی ممالک کی مصنوعات کے بھی سٹالز لگتے ہیں اور میلے کا خوب رنگ ہوتا ہے۔ امسال یہ تقریبات بینن کے انڈسٹریل کیپیٹل سٹی کوتونو (Kotono) میں رکھی گئیں۔ چنانچہ اس سال کا سالانہ نیشنل میلہ بھی کوتونو میں نیشنل فٹ بال سٹیڈیم میں ہوا، جہاں پرفیومز سے لے کر ہینڈی کرافٹ تک افریقن دنیا کی ہر قسم کی مصنوعات موجود تھیں۔

اس نمائش میں 25 جولائی تا 5۔اگست 2012ء جماعت نے بھی بفضل اللہ تعالیٰ ایک سٹینڈ خریدا اور ظاہری ڈیکوریشن کے انتظامات کرنے کے بعد دو چیزوں کی نمائش کا اہتمام کیا گیا جن میں قرآن کریم کے تراجم اور جماعتی لٹریچر کی نمائش کی گئی۔

جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کے جو تراجم شائع کئے ہیں ان میں سے 60 تراجم کو عوام کے سامنے پیش کرنے کی توفیق ملی۔ ان زبانوں کے تعارفی کارڈز بھی تیار کئے گئے اور یہ بتایا گیا تھا کہ یہ زبان کتنے ممالک میں بولی جاتی ہے ان ممالک کے اسماء بھی درج تھے نیز یہ بھی کہ دنیا کی کتنی آبادی یہ زبان بولتی ہے۔ اس طرح قرآن کریم کے ساتھ اس کے سامنے اس کا تعارفی کارڈ بھی چسپاں کیا جاتا جس سے visitors کے لیے اس زبان کا بھرپور تعارف ملنے کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کی قرآن کریم کے حوالے سے خدمت کا صحیح اندازہ ہو جاتا تھا۔ ان کے ساتھ ساتھ مختلف موضوعات پر جماعتی لٹریچر نمائش میں رکھا گیا۔

ہومیو پیتھک سٹینڈ

اس مختصر سے سٹینڈ پر ہومیو پیتھک ادویات کا ایک میز بھی لگایا تھا جس پر مکرم ڈاکٹر لقمان نصیر ناصر صاحب نے 10 دن تک میلے پر آئے ہوئے لوگوں میں مفت تشخیص (consultation) کی خدمات پیش کیں۔ ان 10 دنوں میں ہومیو پیتھک کے حوالے سے بھی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے معجزانہ واقعات دیکھنے کو ملے جن میں سے ایک درج ذیل ہے۔

ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ دوران کیمپ ایک عورت مادام مارٹن جن کی عمر 57 سال ہے عرق النساء یعنی درد لنگڑی کی تکلیف کے ساتھ آئی۔ عرصہ 2 سال سے وہ بہت سی ایلو پیتھک ادویات کھا چکی تھی اس نے بڑے درد کے ساتھ اپنی تکلیف کا اظہار کیا اور ساتھ ہی کہا کہ اگر علاج ہے تو سچ بتائیں۔ خاکسار نے عرض کی آپ خدا پہ توکل کر کے دوا کھائیں اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔ صرف سات دن کی دوا دے کر اسے کلینک پر آنے کا کہا گیا۔ چنانچہ سات دن بعد جب وہ کلینک پر آئی تو اس کی چند ایک علامات بہتر تھیں مگر درد بدستور جاری تھی۔ مَیں نے اسے کہا کہ آپ کو 7 دن روزانہ آنا ہوگا میں آپ کا میگنیٹک تھراپی سے علاج کروں گا۔ وہ مان گئی اور پہلے دن علاج کا آغاز دعا سے کیا، اور رات کو خاکسار نے اس کیلئے نماز میں بہت دعا کی۔ وہ کانگو سے یہاں آئی ہوئی تھی۔ وہ روزانہ تقریباً 50 کلومیٹر سفر کر کے کلینک آتی تھی جب تیسرے دن تھراپی کی گئی تو اسی دن اس نے اپنے آپ کو مکمل ٹھیک پایا اور بہت خوش ہوئی، اور بہت دعائیں دینے لگی۔ 7 دن بعد جب اس کا علاج مکمل ہوا تو بہت خوش تھی۔ دوران علاج چونکہ وہ مطمئن تھی اس نے کلینک پر تمام خلفاء اور حضرت مسیح موعود کی تصاویر دیکھیں تو پوچھنا شروع کر دیا۔ خاکسار نے تفصیل سے جماعت کا پیغام دیا، ساتھ ہی جماعت کی ویب سائٹ بھی لکھوائی اور کانگو میں جماعت سے رابطہ میں رہنے کا اس نے وعدہ بھی کیا اور اس نے کہا کہ میں خدا کا کس طرح شکر ادا کروں خاکسار نے اسے خدا کی وحدانیت کی طرف توجہ دلائی دین حق ساتھ ہی صدقے کی طرف توجہ دلائی۔ خاکسار نے جماعتی تحریکات کے متعلق بتایا تو اس نے ایک ماہ کی میڈیسن کے ساتھ ساتھ یتامیٰ فنڈ اور بیوت الذکر فنڈ کیلئے دس ہزار فرانک سیفا (10,000frc) جمع کروایا۔

قرآن کریم کی اس نمائش کے ایام میں نماز باجماعت کا انتظام کیا گیا۔ جس سے وہاں پر آئے ہوئے دوسرے visitors بھی استفادہ کرتے اور جماعت احمدیہ کے متعلق غلط نظریات (کہ احمدیوں کی نماز اَور ہے) بھی صاف ہوتے رہے بلکہ ایک مسلمان عورت محترمہ آمنہ صاحبہ جو اس میلے کی آرگنائزر ٹیم کی ممبر تھی اور گزشتہ 4 سال سے باقاعدہ سٹالز منتخب کرنے کی ذمہ دار تھی۔ پہلے دن جب ہم نماز پڑھنے لگے تو اس نے پوچھا کہ کیا آپ یہاں نماز پڑھیں گے میں بھی مسلمان ہوں اور گزشتہ 4 سال مَیں نے یہاں میلے کے دوران کسی کو باجماعت نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ کیا آپ مجھے بھی بتا سکتے ہیں کہ اس جگہ پر کس طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ چونکہ اس کا آفس ہمارے سٹینڈ کی ہمسائیگی میں تھا تو باقی ایام میں جب ہم نماز پڑھتے تو وہ بھی اپنے آفس کے سامنے نماز پڑھ لیتی۔

رمضان المبارک کی برکت سے یہ انتظام بھی کیا گیا تھا کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت سپیکر کے ذریعے سنی اور سنائی جاتی رہی جس کو سن کر لوگوں کی خاص توجہ ہمارے سٹینڈ کی طرف ہو جاتی۔

نیز روزانہ وقتاً فوقتاً قرآن کریم کے تراجم اور جماعتی لٹریچر نیز جماعت کی طبی خدمات خصوصاً ہومیو پیتھک کے اعلانات کئے جاتے رہے۔

دعوت الی اللہ کے مواقع

میلے کے تیسرے دن خیال آیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے مواقع پر میلے کے بازاروں میں تبلیغ کیا کرتے تھے یوں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اجاگر کیا جائے۔ چنانچہ اپنی ٹیم کے دو حصے بنا کر ایک سٹال پر اور دوسرا موبائل مائیک اور سپیکر لے کر روزانہ 2 سے 3 بار rush hours میں میلے کے بازاروں اور گلیوں میں نکل جاتا اور اس عیسائیت کے بڑے ملک کے نیشنل میلے میں جہاں صرف اور صرف ہمارا سٹینڈ ہی قرآن کریم اور دینی لٹریچر کی نمائش کر رہا تھا وہاں صرف غلامان مسیح الزماں کو ہی یہ توفیق مل رہی تھی کہ ہر سٹینڈ پر جا کر، میلے کی گلیوں میں اور بازاروں میں خدا کی وحدانیت کو نیز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں گزشتہ صحائف مقدّسہ اور بائبل میں حتیٰ کہ دور آخر میں مسیح کی آمد کی جو پیشگوئیاں تھیں وہ حضرت مرزا غلام احمد کے ذریعے برحق ہو چکی ہیں کے حوالے سے گفتگو اور دعوت الی اللہ کرنے کا بھرپور موقع میسر آتا رہا (الحمد للہ علی ذالک) اس دوران کئی بار لوگوں کی طرف سے مخالفت بھی ہوئی۔

یہ میلہ جہاں ہمارے لئے قرآن کریم کی نمائش اور دعوت الی اللہ کا بہت عمدہ ذریعہ بن رہا تھا وہاں باحوالہ فولڈرز کی تقسیم کا بھی خاص اہتمام کیا گیا اور اس طرح پیغام حق لوگوں تک پہنچانے کا موقع میسر آیا۔ اس طرح بفضل اللہ تعالیٰ روزانہ ہر لٹریچر کی فروخت اور سٹینڈ پر آئے ہوئے visitors کو ان کا ایک سیٹ بنا کر دیا جاتا، نیز روزانہ مذکورہ فولڈرز میں سے کسی ایک کا انتخاب کر کے اس کا تعارف کروایا جاتا رہا، اور پھر دن بھر اس کو تقسیم بھی کیا جاتا۔ دوران ایام میلہ جب بسیں مسافروں کو لے کر جانے کے لئے تیار ہوتیں تو ڈرائیور سے اجازت لے کر صرف دو چار منٹ میں فولڈر کا تعارف پیش کر کے مسافروں میں ہر ایک کو تقسیم بھی کر دیا جاتا۔

جشن آزادی کے دن یکم اگست 2012ء کو بعض یونیورسٹیز اور سکولوں کے طلباء، طالبات مارچ پاسٹ نیز دوسری کھیلیں پیش کرنے آئے تھے۔ ان کی gathering کے وقت ان کے P.T ماسٹر سے اجازت لے کر ان طالبعلموں کو فولڈرز دیئے گئے۔ اس طرح اس میلے کے دوران بفضل اللہ تعالیٰ 17533 فولڈرز فرداً فرداً تقسیم ہوئے۔ ان مساعی کی بدولت میلے کے دوران بھی اور اس کے بعد آج تک مسلسل لوگوں کے رابطے ہو رہے ہیں، اور سوال و جواب کا سلسلہ جاری ہے۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

بہرحال عوام الناس نے اس نمائش کو خوب سراہا۔

اللہ تعالیٰ اس نمائش کے مثبت نتائج پیدا کرے اور اس کے لئے جن خدام نے خدمت سرانجام دی ہے، اُن کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین ثم آمین

(الفضل انٹرنیشنل 29 مارچ 2013ء)

ترجمہ: مکرم قیصر محمود صاحب

تیز دانت تیز دماغ

ریڈرز ڈائجسٹ کے ماہ مئی کے شمارہ میں ایک مختصر سا مضمون شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ قارئین الفضل کی خدمت میں پیش ہے:

مضمون کا عنوان ہے Sharp bite, sharper mind اس کے بعد تحریر ہے کہ آپ کے صحت مند دانت آپکے دماغ کو بہترین حالت میں رکھتے ہیں۔ University of Southern California نے اٹھارہ سال سے زائد 5500 افراد میں اس چیز کا مشاہدہ کیا ہے کہ وہ لوگ جو روزانہ دانت صاف نہیں کرتے ان میں ان لوگوں کی نسبت جو روزانہ تین مرتبہ دانت صاف کرتے ہیں میں دماغی مرض Dementia پیدا ہونے کے 65% امکانات بڑھ جاتے ہیں اور ایسے لوگ جو اپنے کچھ دانت کھو چکے ہیں اور denture بھی استعمال نہیں کرتے ان میں یہ امکان 91% تک بڑھ جاتا ہے۔ Professor Annlia Paganini Hill کہتی ہیں کہ (دانت صاف نہ کرنے کی وجہ سے) بیکٹیریا منہ سے دماغ کی طرف سفر کر سکتے ہیں جو دماغ میں انفیکشن اور سوجن کا باعث بنتے ہیں۔ اسی طرح وہ کہتی ہیں کہ اگر ہم اپنے دانت ضائع کر دیتے ہیں تو یہ بات ہماری غذا پر بھی اثر انداز ہوتی ہے کہ ہم کیا کھاتے ہیں اور یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ غذائی اثرات کا تعلق dementia سے ہے۔

مضمون کے آخر پر نوٹ تحریر ہے کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ بدبو دار سانس اور مسوڑھوں سے خون کا آنا ذیابیطس کے آغاز کی علامت ہے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع : ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کے اس صوبے میں جو برٹش کولمبیا کہلاتا ہے، جماعت احمدیہ کو اپنی بیت بنانے کی توفیق مل رہی ہے

بیشک جماعت کو ایک جگہ جمع ہو جانے کے لئے جگہ میسر آ جاتی ہے لیکن بیت کے نام کے ساتھ جو ایک روحانی تعلق پیدا ہوتا ہے، جو جذبات کی کیفیت ہوتی ہے، وہ بغیر باقاعدہ بیت کے نہیں ہوتی

پس بیوت کی تعمیر سے ذاتی طور پر بھی برکات کے دروازے کھلتے ہیں جو ایک مومن کو اُس کے ایمان میں بڑھاتے چلے جاتے ہیں اور جماعتی برکات تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح نازل ہوتی ہیں کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے

اگر ایمان کے معیار حاصل کرنے ہیں تو اپنے اخلاق بھی بلند کرو۔ اخلاق کی بلندی کا حقوق العباد کی ادائیگی سے صحیح پتہ چلتا ہے

ہمیں اس بیت کی تعمیر کے ساتھ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہیں کس حد تک ہم خدا تعالیٰ سے محبت کے دعوے میں پورا اُترنے والے ہیں؟ کس حد تک ہم آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہیں؟ کیونکہ عبادت کا حق تقویٰ کے بغیر ادا نہیں ہوسکتا اور تقویٰ اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کئے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا

وینکوور کینیڈا میں تعمیر ہونے والی بیت الرحمٰن کا خطبہ جمعہ سے افتتاح اور احباب جماعت کو اس پہلو سے اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 مئی 2013ء بمطابق 17 ہجرت 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الرحمٰن وینکوور۔ کینیڈا

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ التوبہ آیت 18 کی تلاوت کی اور فرمایا:

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ: اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یومِ آخرت پر ایمان لائے اور نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کے اس صوبے میں جو برٹش کولمبیا کہلاتا ہے، جماعت احمدیہ کو اپنی (بیت) بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ گو یہاں آپ میں سے بعض خاندانوں کو آئے چالیس سال سے اوپر شاید پچاس سال بھی ہو گئے ہوں، بہرحال پچیس سال سے تیس سال کے عرصہ سے یہاں رہنے والے تو شاید کافی تعداد میں ہیں، لیکن (بیت) بنانے کی توفیق آپ کو اب مل رہی ہے۔ گو ایک سینٹر قائم تھا، نمازیں پڑھنے کا ہال اور مشن ہاؤس تھا، اور شاید یہی وجہ ہے کہ باقاعدہ (بیت) کی طرف توجہ کم رہی۔ گو کچھ حد تک تربیت کے لحاظ سے اور جماعت کے ایک جگہ جمع ہونے کے لحاظ سے ضرورت تو پوری ہوتی رہی، لیکن (بیت) کی ایک اپنی اہمیت ہے۔ (بیت) کے مناروں اور گنبد اور عمارت کا ایک الگ اثر افرادِ جماعت پر بھی اور اردگرد کے ماحول پر بھی اور غیروں پر بھی ہوتا ہے۔ (دین حق) کے تعارف کے نئے نئے راستے کھلتے ہیں۔ (دعوت الی اللہ) کے لئے نئے رابطے پیدا ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے (بیوت) کی تعمیر کی طرف بہت توجہ دلائی ہے کہ اس طرح جہاں جماعت کی اکائی قائم ہوگی وہاں (دعوت الی اللہ) میں بھی وسعت پیدا ہوگی۔ بیشک آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ چاہے غریبانہ سی، چھوٹی سی (بیت) ہو، لیکن یہ (بیت) بنانا ضروری ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 93 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اس لئے شاید بعض ذہنوں میں خیال آئے کہ ہم اتنی بڑی (بیت) یا (بیوت) کیوں بناتے ہیں؟ کیونکہ اب بعض جماعتوں کی طرف سے (بیوت) کا مطالبہ بڑھ رہا ہے۔ بعضوں کے وسائل پورے نہیں اور مرکزی طور پر فنڈ مہیا کئے جاتے ہیں، تو خیال ہوسکتا ہے کہ چھوٹی (بیوت) ہوں تو اس رقم میں زیادہ (بیوت) بن سکتی ہیں۔ لیکن ایک بنیادی اصول اگر ہم اپنے مدّنظر رکھیں تو شاید یہ سوال نہ اُبھرے۔ اور وہ ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ وینکوور برٹش کولمبیا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ احمدیوں کی تعداد بھی میرے خیال میں اس صوبے میں اسی شہر میں سب سے زیادہ ہے۔ اور آپ کی تعداد کے لحاظ سے یہ کوئی بڑی (بیت) نہیں ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے جو (دعوت الی اللہ) کے راستے کھول رہا ہے وہ بھی ہم سے تقاضا کرتے ہیں کہ ہماری جگہیں بھی وسیع ہونی چاہئیں۔ پھر ہماری جگہوں میں وسعت حضرت مسیح موعود کے اس الہام کے تحت بھی ضروری ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا ہے کہ "وَسِّعْ مَکَانَکَ" کہ تُو اپنے مکان کو وسیع کر۔ (تذکرہ صفحہ 246 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

مکانیت کی وسعت صرف گھروں میں مہمان ٹھہرانے کے لئے نہیں ہے۔ لوگوں کے آنے کی وجہ سے، جلسہ کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ (بیوت) کی وسعت کے لئے بھی یہ ضروری ہے، یہ الہام ہے۔ اور (بیوت) کی وسعت بھی اسی زمرہ میں آتی ہیں۔..........۔

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ خانہ کعبہ کی تعمیر ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے سب سے پہلے گھر کو توحید کے قیام کے لئے دوبارہ اُس کی بنیادوں پر استوار کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے ہی یہ دنیا جانے گی اور جان بھی رہی ہے، اور یقیناً اس میں کوئی شک کی بات نہیں کہ (دین حق) کی نشأۃ ثانیہ آپ کے ذریعہ سے ہوئی اور روحانی لحاظ سے

خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد کو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے ہی پورا ہونا ہے اور دنیا نے اس کو جاننا ہے۔ (بیوت) جو اُن مقاصد کو پورا کرنے کے لئے تعمیر کی جاتی ہیں کہ خدائے واحد کی عبادت کے لئے لوگ جمع ہوں۔ اس لحاظ سے بھی ہمیں (بیوت) کی تعمیر کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ پس جیسا کہ میں نے کہا کہ اصل چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق وہ نیت ہے جس کے تحت کوئی کام کیا جاتا ہے۔ اور ہماری نیت اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنا، اُس کے پیغام کو پھیلانا، زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ اپنی حالتوں اور اپنی نسلوں کی حالتوں میں روحانی انقلاب پیدا کرنا ہے۔ اور یہ انقلاب پیدا کرتے ہوئے، اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بنانا ہے۔ نمازوں کے قیام کے لئے اپنی تمام تر کوششوں کو بروئے کار لانا ہے۔ (بیوت) کو اس غرض کے لئے اس طرح بھر دینا ہے کہ وہ اپنی مکانیت کے لحاظ سے چھوٹی نظر آنے لگیں۔

پس جب یہ نیت ہو تو بظاہر بڑی (بیوت) جو ہیں وہ دکھاوا نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والی ہوتی ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ مجھے یقین ہے کہ آپ لوگ جو اس علاقے میں رہتے ہیں، جنہوں نے اس (بیت) کو آباد کرنا ہے اگر اس نیت سے (بیت) کا حق ادا کرنے والے بنیں گے تو جہاں (-) احمدیت کے پیغام کو پھیلانے والے ہوں گے، اپنی روحانی ترقیات میں آگے بڑھنے والے ہوں گے، اپنی نسلوں کو خدائے واحد سے جوڑ کر اُن کی دنیا و عاقبت سنوارنے کا ذریعہ بنیں گے، وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرتے ہوئے اُس کے انعامات کی بارش اپنے پر برستا دیکھنے والے بھی ہوں گے، انشاء اللہ۔ اور جب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش برستی ہے، جب نیت صرف اور صرف اُس کی رضا کا حصول ہوتی ہے تو پھر ایک ایک شہر میں کئی (بیوت) بنانے کی بھی توفیق اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔

پس اب آپ کی نیت یہ ہونی چاہئے کہ اگلی (بیت) کی تعمیر کے لئے ہم نے تیس چالیس سال انتظار نہیں کرنا بلکہ اس (بیت) اور اس جیسی کئی (بیوت) کی مکانیت کو چھوٹا کرتے چلے جانا ہے۔ ہم نے (بیوت) آباد کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کر کے اور اُس کے حکم کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال کر (بیوت) کی تنگی کو اپنے پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وسعت کا ذریعہ بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بڑھاتے چلے جانے کا ذریعہ بنانا ہے۔

پس اگر آج ہم اس نیت سے اپنی (بیت) کا افتتاح کر رہے ہیں تو یقیناً ہم اب تک اپنی باقاعدہ (بیت) نہ بنانے کی کمزوری کا مداوا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے۔ اور اس ملک میں جن علاقوں میں (بیوت) نہیں ہیں وہاں بھی اس (بیت) کے افتتاح کے ساتھ اس کی طرف توجہ پیدا ہوگی، تو یہی مداوا ہوگا۔

ہمیشہ یاد رکھیں جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ (بیت) اپنی ایک اہمیت رکھتی ہے اور سینٹرز اور ہال وہ مقام حاصل نہیں کر سکتے جو (بیت) کا ہے۔ بیشک جماعت کو ایک جگہ جمع ہو جانے کے لئے جگہ میسر آجاتی ہے لیکن (بیت) کے نام کے ساتھ جو ایک روحانی تعلق پیدا ہوتا ہے، جو جذبات کی کیفیت ہوتی ہے، وہ بغیر باقاعدہ (بیت) کے نہیں ہوتی۔ یہ انسانی نفسیات بھی ہے۔ پس یہاں اب زمینیں خریدی گئی ہیں، وہاں بجائے صرف سینٹر بنانے کے، ہال بنانے کے، باقاعدہ (بیت) بنائیں۔ کینیڈا میں ایک جماعت کے بارے میں مجھے پتہ چلا کہ اُن کے پاس زمین ہے۔ جو رقم ہے اُس سے وہ چاہتے ہیں کہ ہال تعمیر کرنا چاہئے لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جب دوبارہ اُن کی رائے لی گئی تو اُن میں سے اکثریت اس بات کی طرف زیادہ رجحان رکھتی ہے کہ (بیت) بنائی جائے۔ اللہ تعالیٰ اُن سب جماعتوں کو اپنی (بیوت) بنانے کی توفیق دے جہاں جہاں (بیوت) کی تعمیر کے منصوبے زیرِ نظر ہیں۔

یقیناً (بیوت) کی تعمیر کے بعد (دعوت الی اللہ) کے راستے بھی کھلیں گے اور کھلتے ہیں۔ گزشتہ ماہ بلکہ مارچ کے آخر میں میں نے ویلنشیا کی (بیت) کا افتتاح کیا تھا۔ تو اب جو رپورٹس آ رہی ہیں اُس کے مطابق جہاں غیر...... کی اس طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے، (دین حق) کے بارے میں وہ لوگ جان رہے ہیں وہاں غیر از جماعت (-) بھی نمازیں پڑھنے کے لئے آتے ہیں اور جماعت کا تعارف حاصل کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ انہی میں سے سعید فطرت لوگوں کو احمدیت یعنی حقیقی (-) میں داخل ہونے کی اللہ تعالیٰ توفیق بھی عطا فرمائے گا۔ حضرت مسیح موعود کے ذمہ خدا تعالیٰ نے جو کام لگائے ہوئے ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ (-) کو حقیقی (دین) کی تعلیم دی جائے۔ اُس ...... پر جمع کیا جائے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔ اُس شریعت کو لاگو کیا جائے جو آپ پر اُتری تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو الہاماً فرمایا کہ: ”سب (-) کو جو رُوئے زمین پر ہیں جمع کرو، عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ“۔ حضرت مسیح موعود اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ:

”یہ امر جو ہے کہ سب (-) کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ۔ یہ ایک خاص قسم کا امر ہے۔“ پھر آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال دے کر فرمایا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کے لئے بھڑکائی ہوئی آگ کو فرمایا تھا کہ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا کہ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی کا باعث بن جا۔ اور وہ بعینہٖ اسی طرح پورا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ: ”یہ امر جو میرے اس الہام میں ہے یہ بھی اسی قسم کا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ (-) رُوئے زمین عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ جمع ہوں اور وہ ہو کر رہیں گے۔ ہاں اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اُن میں کوئی کسی قسم کا بھی اختلاف نہ رہے۔ اختلاف بھی رہے گا، مگر وہ ایسا ہوگا جو قابلِ ذکر اور قابلِ لحاظ نہیں۔“

(تذکرہ صفحہ 490 مع حاشیہ ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پس (-) اور غیر...... سب کے لئے راہِ ہدایت اب حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے ہی ہے۔ اس ملک میں بھی اور اس شہر میں بھی لاکھوں ہزاروں (-) رہتے ہیں۔ یقیناً یہ (بیت) اُن کی توجہ کھینچنے والی بھی ہوگی۔ اس (بیت) کی تعمیر سے منفی اور مثبت دونوں رنگ میں غیر از جماعت اور غیر...... میں ذکر ہوگا۔ اور اس ذکر کی وجہ سے آپ کی (دعوت الی اللہ) کے راستے بھی مزید کھلیں گے۔ اس کے لئے بھی آپ کو اپنے آپ کو تیار کرنا ہوگا۔ پس (بیت) کے بننے سے ایک کے بعد دوسری ذمہ داری آپ پر پڑتی چلی جائے گی۔ (دعوت الی اللہ) کے لئے ظاہر ہے کہ جب آپ اپنے آپ کو تیار کریں گے تو جہاں علمی لحاظ سے تیار کریں گے وہاں اپنے اخلاق کو بھی اعلیٰ معیاروں تک پہنچانے کی کوشش کریں گے اور کرنی چاہئے، ورنہ تو قول و فعل میں تضاد کی وجہ سے آپ کے قریب بھی کوئی نہیں آئے گا۔ پس (بیوت) کی تعمیر سے ذاتی طور پر بھی برکات کے دروازے کھلتے ہیں جو ایک مومن کو اُس کے ایمان میں بڑھاتے چلے جاتے ہیں اور جماعتی برکات تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح نازل ہوتی ہیں کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں (بیت) کے حوالے سے مختلف جگہ پر ذکر فرمایا ہے۔ (بیت) کے احترام کے معیار قائم کرنے کے لئے بھی ذکر ہے۔ (بیت) کے مقاصد کے بارے میں بھی بتایا ہے۔ (بیوت) آباد کرنے والوں کی خصوصیات کے بارے میں بھی بتایا ہے۔ اس وقت جو آیت میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اُس میں (بیت) آباد کرنے والوں کا ذکر ہے۔ پہلی بات یہ بیان کی کہ (بیوت) کو آباد کرنے والے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے ہیں۔ یہ کہہ دینا کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں، کافی نہیں۔ اس ایمان کے بھی کچھ معیار خدا تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ایمان کے یہ معیار قائم کرو گے تو پھر ہی کامل مومن ہو، ورنہ ایمان کامل نہیں ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے: (-) (الحجرات: 15)۔ کہ اعرابی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ یعنی وہ لوگ جو بظاہر تعلیم و تمدّن سے محروم ہیں یا کم درجے کے ہیں اور اس وجہ سے (دین) کی حقیقی تعلیم اور اللہ تعالیٰ سے تعلق میں اُن کی ترقی نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتا ہے کہ یہ نہ کہو کہ ہم ایمان لے آئے۔ فرمایا (-) (الحجرات: 15)۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ ان کو بتا دے کہ تم ایمان نہیں لائے، لیکن تم یہ کہو کہ ہم نے ظاہری فرمانبرداری قبول کر لی ہے، جو کسی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔

پس کلمہ پڑھنے کے بعد پھر ایمان میں ترقی، اللہ تعالیٰ سے تعلق، اُس کی عبادت کی طرف توجہ، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہنا اور دینا، اُس کے احکامات پر عمل کرنا، یہ ہے اصل چیز جو (دین حق) قبول کرنے کے بعد ایک مومن میں ہونی چاہئے، جو اس زمانے کے امام کو ماننے کے بعد ایک احمدی میں ہونی چاہئے۔ یعنی روحانی ترقی کا ہر روز ایک نئی شان دکھانے والا ہو، انسان کو اپنے اندر محسوس ہو۔

حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

”مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال اُن کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اُس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی

باریک اور تنگ راہوں کو خدا تعالیٰ کے لئے اختیار کرتے ہیں اور اُس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے، خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا غفلت اور کسل ہو، سب سے اپنے تئیں دور لے جاتے ہیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 654-653 اشتہار نمبر 270 بعنوان ’’تبلیغ الحق‘‘ مطبوعہ ربوہ)

پس یہ معیار ہیں جو ہم نے اختیار کرنے ہیں۔ اور جب یہ معیار ہوں گے، تبھی ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے کہلا سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے جو یہ تعریف فرمائی ہے کہ تقویٰ کی باریک راہوں کو خدا تعالیٰ کے لئے اختیار کرتے ہیں، تقویٰ کی باریک راہوں کی تعریف آپ نے یہ فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے بھی حق ادا کرنا اور اُس کی مخلوق کا بھی حق ادا کرنا۔ اپنے جسم کے ہر حصے اور ہر عضو کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کا تابع کرنا۔ جہاں اپنے اعضاء کو غلط کاموں سے بچانا وہاں اپنی سوچ کو بھی ہر لحاظ سے پاک رکھنا۔ تبھی نمازوں کے وقت میں بھی خدا تعالیٰ کی طرف توجہ رہے گی۔ تبھی نمازوں کا قیام بھی ہو گا۔ اگر سوچوں کا محور صرف دنیا اور دنیا کے لذات ہیں تو نمازوں میں توجہ نہیں قائم رہ سکتی۔ بظاہر انسان نماز پڑھ رہا ہوتا ہے لیکن خیالات کہیں اور پھر رہے ہوتے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ اُس کی یعنی خدا تعالیٰ کی محبت میں محو رہنے والے اصل مومن ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مومن کی یہ نشانی بتائی کہ اُس کا دل ایک نماز سے دوسری نماز تک مسجد میں اٹکا رہتا ہے۔ وہ اس انتظار میں ہوتا ہے کہ اگلی نماز کا وقت ہو تو میں مسجد جاؤں۔

(سنن النسائی، کتاب الطہارۃ، باب الفضل فی ذالک حدیث نمبر 143)

دنیاوی کام بھی انسان کے لئے ضروری ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے ہمیں یہی بات واضح کر کے فرمائی ہے کہ جو اپنے کاموں کا جو اُس کے ذمہ ہیں اُن کا حق ادا نہیں کرتا، وہ بھی قابلِ مؤاخذہ ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 118 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

چاہے وہ تجارت ہے، چاہے وہ ملازمت ہے، چاہے وہ کھیتی باڑی ہو، کچھ بھی ہو۔ لیکن ان دنیاوی کاموں کے دوران بھی خدا تعالیٰ یاد رہنا چاہئے۔ اور جب خدا تعالیٰ یاد ہو گا، یہ احساس ہو گا کہ یہ دنیاوی کام بھی خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق مَیں بجالا رہا ہوں تو پھر ایمانداری سے اپنے کام کا حق ادا کرنے کی بھی انسان کوشش کرے گا اور پھر انسان کسی قسم کے غلط اور ناجائز فائدہ سے بھی بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

پھر ایک مومن کا جو دنیاداری کا کاروبار ہے وہ بھی پھر دین بن جاتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی یاد اور اُس کی رضا ہر وقت پیشِ نظر رہتی ہے۔ صحابہ جو ہمارے سامنے نمونے قائم کر گئے، وہ صرف ہمارے لئے وقتی حظّ اُٹھانے کے لئے نہیں تھے۔ تعریف کرنے کے لئے نہیں تھے، اُن کو ہماری تعریف کی ضرورت نہیں ہے، اُن کی تو خدا تعالیٰ نے تعریف کر دی۔ اُن کو اللہ تعالیٰ سے یہ سند مل گئی کہ اللہ اُن سے راضی ہوا۔ پس جس سے خدا تعالیٰ راضی ہو جائے اُس کو کسی بندہ کی حاجت نہیں رہتی کہ اُس کی تعریف کی جائے۔ ہاں یہ نمونے ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ اگر تم اُن کے نمونوں پر چلو گے، اللہ تعالیٰ کی محبت کو سامنے رکھتے ہوئے کاروبارِ زندگی سرانجام دو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں بھی اپنی رضا کی راہوں پر چلنے والوں میں شمار کرے گا۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اگر ایمان کے معیار حاصل کرنے ہیں تو اپنے اخلاق بھی بلند کرو۔ اخلاق کی بلندی کا حقوق العباد کی ادائیگی سے صحیح پتہ چلتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 216 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

گویا صرف نمازیں پڑھ لینا اور اپنے زعم میں خدا تعالیٰ کا حق ادا کر دینا ہی اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے اور ایمان لانے والا نہیں بناتا بلکہ اپنے معاشرے کے جو حقوق ہیں اُن کی ادائیگی بھی ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ سستی اور کسل کی حالت سے بھی بچو کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ سے دور لے جاتی ہے۔ (ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 654 اشتہار نمبر 270 بعنوان ’’تبلیغ الحق‘‘ مطبوعہ ربوہ)

اکثر پانچ وقت نمازیں نہ پڑھنے والوں سے جب وجہ پوچھو، مَیں پوچھتا رہتا ہوں، تو یہی جواب ہوتا ہے۔ سستی اور لاپرواہی کا ہی بتاتے ہیں۔ پھر یہ سستیاں جو ہیں خدا تعالیٰ کی محبت سے بھی غافل کرتی ہیں اور یہ غفلت آہستہ آہستہ دین سے بھی دُور لے جاتی ہے۔ آخرت کا خوف، اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کا خوف، پھر یہ بھی نہیں رہتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ......کو آباد کرنے والوں کی نشانی آخرت پر ایمان بھی بتائی ہے کہ اس زندگی میں کئے گئے جو اعمال ہیں اُن کا بدلہ آخرت میں ملنا ہے۔ خالصۃً خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کی گئی عبادتیں اور اس دنیا میں اللہ تعالیٰ پر ایمان، ہدایت یافتوں میں شمار کروا کر خدا تعالیٰ کی جنتوں کا وارث بنائے گا۔

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ......آباد کرنے والے جہاں نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرتے ہیں، پنجوقت ...... میں آتے ہیں، اُس کا حق ادا کرتے ہیں، وہاں مالی قربانیاں کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مالی قربانی کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مالی قربانی کے لحاظ سے غیر معمولی قربانی کرنے والی ہے۔ کم از کم ایک طبقہ ایسا ہے جو غیر معمولی قربانی کرنے والا ہے۔ اس (بیت) کی تعمیر میں بھی کئی افراد ایسے ہیں جنہوں نے لاکھ بلکہ لاکھوں ڈالر تک قربانی دی ہے۔ (بیوت) کے لئے تو بعض غیر احمدی (-) بھی بڑھ چڑھ کر قربانیاں دے لیتے ہیں لیکن احمدی کی انفرادیت یہ ہے کہ وہ مستقل چندوں کی ادائیگی بھی کرتے ہیں اور پھر تحریکات میں بھی حصہ ڈالتے ہیں۔ اس لحاظ سے اور خاص طور پر آجکل کے مادی دور میں اور معاشی حالات میں اُن کی قربانیاں بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بھی بے انتہا برکت ڈالے۔

لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ صرف ایک عمل تقویٰ کا معیار حاصل نہیں کرواتا، یا اُس سے ایمان کامل نہیں ہوتا بلکہ ایک مومن کے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی ضروری ہے۔

قرآنِ کریم نے ایمان لانے والوں کی بعض نشانیوں کا اَور جگہوں پر بھی ذکر کیا ہے۔ جن میں ایک آدھ کو میں مختصراً بیان کر دیتا ہوں۔ کیونکہ ان باتوں کو اختیار کر کے ہی انسان حقیقی ہدایت یافتہ کہلا سکتا ہے اور انسان ......کا حق ادا کرنے والا بن سکتا ہے۔ فرمایا (سورۃ البقرۃ: 166)۔ کہ جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’محبت کا انتہا عبادت ہے۔ اس لئے محبت کا لفظ حقیقی طور پر خدا سے خاص ہے‘‘۔ (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 369)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’عبادت کے دو حصے تھے۔ ایک وہ جو انسان اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو ڈرنے کا حق ہے۔ خدا تعالیٰ کا خوف انسان کو پاکیزگی کے چشمہ کی طرف لے جاتا ہے اور اُس کی روح گداز ہو کر اُلوہیت کی طرف بہتی ہے اور عبودیت کا حقیقی رنگ اُس میں پیدا ہو جاتا ہے‘‘۔ ایک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے دل پگھلتا ہے، انسان اُس کے آگے سجدہ ریز ہوتا ہے، اُس کی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور صحیح عابد بننے کی کوشش کرتا ہے۔ فرمایا: ’’دوسرا حصہ عبادت کا یہ ہے کہ انسان خدا سے محبت کرے جو محبت کرنے کا حق ہے۔ اسی لئے فرمایا ہے (-) (سورۃ البقرۃ: 166) اور دنیا کی ساری محبتوں کو فانی اور آنی سمجھ کر حقیقی معبود اللہ تعالیٰ ہی کو قرار دیا جائے۔ یہ دو حق ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنی نسبت انسان سے مانگتا ہے۔ ان دونوں قسموں کے حقوق کے ادا کرنے کے لئے یوں تو ہر قسم کی عبادت اپنے اندر ایک رنگ رکھتی ہے مگر (دین حق) نے دو مخصوص صورتیں عبادت کی اس کے لئے مقرر کی ہوئی ہیں۔ خوف اور محبت دو ایسی چیزیں ہیں کہ بظاہر اُن کا جمع ہونا بھی محال نظر آتا ہے کہ ایک شخص جس سے خوف کرے اُس سے محبت کیونکر کر سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا خوف اور محبت ایک الگ رنگ رکھتی ہے۔ جس قدر انسان خدا کے خوف میں ترقی کرے گا اُسی قدر محبت زیادہ ہوتی جاوے گی۔ اور جس قدر محبتِ الٰہی میں وہ ترقی کرے گا، اُسی قدر خدا تعالیٰ کا خوف غالب ہو کر بدیوں اور برائیوں سے نفرت دلا کر پاکیزگی کی طرف لے جائے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 225-224۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ مقام ہے جو ایک مومن کے لئے حاصل کرنا ضروری ہے۔ پھر آگے آپ نے ان محبتوں کی تفصیل بیان فرمائی ہے کہ خوف کے لئے نمازیں ہیں اور محبت کے اظہار کے لئے حج کی عبادت ہے۔ وہ ایک لمبا مضمون ہے۔ تو بہر حال یہ مقام ہے جو ایک مومن کو حاصل کرنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف اُس کی محبت کے حصول کا ذریعہ بن جائے اور جب یہ درجہ اور مقام حاصل ہوتا ہے تو پھر انسان صحیح عابد بنتا ہے اور (بیت) کا حق ادا کرنے والا بنتا ہے۔ اور یہ مقام ہے جو حضرت مسیح موعود اپنے ہر ماننے والے میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

پس ہمیں اس (بیت) کی تعمیر کے ساتھ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ کس حد تک ہم خدا تعالیٰ سے محبت کے دعوے میں

پورا اُترنے والے ہیں؟ کس حد تک ہم آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہیں؟ کیونکہ عبادت کا حق تقویٰ کے بغیر ادا نہیں ہوسکتا۔ اور تقویٰ اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کئے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ نے ہماری اصلاح کے لئے قرآنِ کریم میں بے شمار احکامات نازل فرمائے ہیں جن کے بجالانے کا ایک مومن کو حکم ہے اور تبھی وہ ہدایت یافتہ کہلا سکتا ہے۔ مَیں بعض، ایک دو احکامات کا ذکر کروں گا لیکن اُس سے پہلے یہ وضاحت کر دوں کہ اس آیت میں جو مَیں نے پہلے تلاوت کی تھی اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ (-)۔ یعنی پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ یہ عمل کریں گے تو شاید ہدایت یافتہ قرار پائیں۔ اگر نیک نیتی سے عمل کئے جائیں تب بھی شاید والی بات ہو۔ بلکہ اہلِ لغت کے نزدیک ''عَسٰی'' جب خدا تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اُس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جو ہر لحاظ سے ایمان میں پختہ ہیں، زکوۃ اور مالی قربانیوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے شامل ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دنیاوی چیز سے اُنہیں خوف نہیں ہے تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہدایت یافتہ ہیں، اوران کا ...... میں آنا، نمازیں پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا اُن کو تقویٰ اور ایمان میں بڑھاتا رہے گا۔ اور اُن کے تقویٰ کے معیار بلند ہوتے چلے جائیں گے۔

پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہدایت یافتہ بن کر اُس کے قرب میں ترقی کر رہے ہیں۔ مَیں بعض ایک دو ذمہ داریوں کے متعلق بھی عرض کر دوں جو خدا تعالیٰ نے ہم پر ڈالی ہیں، یا وہ باتیں جن کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (سورۃ آل عمران: 111)۔ کہ تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے، تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔ پس اس آیت میں ایک حقیقی (مومن) کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں کہ بدی سے روکنے والا ہے، نیکی کی تلقین کرنے والا ہے اور یہ کام اُس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک انسان اپنے قول و فعل میں ایک جیسا نہ ہو۔ اگر ہمارے عمل ہماری باتوں سے مختلف ہیں تو ہمارے اپنے جو لوگ ہیں اُن پر بھی ہماری باتوں کا اثر نہیں ہوگا۔ اور غیروں کی تو بات ہی الگ ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا اس (بیت) کے بننے سے (دعوت الی اللہ) کے راستے بھی کھلیں گے لیکن اگر ہمارے عمل ایسے نہیں کہ جو خدا تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں تو نہ ہم خیرِ اُمّت ہیں، نہ ہمارا ایمان اللہ تعالیٰ پر ہے اور نہ ہی ہماری نمازیں کسی کام کی ہیں، نہ ہماری مالی قربانیاں خدا تعالیٰ کے ہاں قبول ہیں، نہ ہمارا یہ دعویٰ سچا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا ہمارا سب سے اوّلین فرض ہے اور پہلی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ہے کہ (-) (سورۃ البقرۃ: 84)۔ کہ لوگوں سے نرمی اور ملاطفت سے بات کریں۔ اس کا سب سے پہلا اظہار تو ہمارا آپس میں ہونا چاہئے اور خاص طور پر عہدیداروں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ (دعوت الی اللہ) سے پہلے تو ہم نے اپنی (بیوت) کو ایسے لوگوں سے، عبادِ صالحین سے بھرنا ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر اُس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ لیکن بعض دفعہ شکایات آتی ہیں کہ بعض عہدیدار اپنے رویّے ایسے رکھتے ہیں یا بعض لوگ جو اپنے زعم میں اپنے آپ کو نیکی کے اعلیٰ معیار پر سمجھ لیتے ہیں اس طرح دوسروں سے باتیں کرتے ہیں جو دوسروں کو جذباتی تکلیف پہنچانے کا باعث بن جاتی ہے اور اُنہیں پھر جماعت سے دور لے جاتی ہے۔ اور پھر ایسے لوگ (بیوت) کو آباد کرنے کی بجائے اُن کو ویران کرنے کا باعث بن رہے ہوتے ہیں۔ پس خیرِ اُمّت کے لئے سب سے پہلے تو اپنی اصلاح کی ضرورت ہے۔ پھر جیسا کہ ہمیشہ ہوتا آیا ہے کہ (بیوت) کے ساتھ (دعوت الی اللہ) کے نئے راستے بھی کھلتے ہیں۔ یہاں بھی انشاء اللہ تعالیٰ کھلیں گے۔ (بیت) دیکھنے کے لئے آنے والے لوگوں میں، اپنے حلقۂ احباب میں، اپنے ماحول میں بھی جب یہ لوگ آئیں اس اثر کو قائم کریں اور اسے مضبوط تر کرتے چلے جائیں کہ احمدی کا ہر کام دوسروں کی بھلائی کے لئے ہوتا ہے۔ یہ اثر ہے جو ایک احمدی سے دنیا میں قائم ہونا چاہئے۔ یہ (دین حق) اور قرآنِ کریم کی تعلیم ہے کہ ہم اپنے فائدے کی بجائے دوسروں کا فائدہ سوچتے ہیں اور نہ صرف سوچتے ہیں بلکہ عملی رنگ میں اس کا اظہار کرتے ہیں اور اس (بیت) کی تعمیر کے ساتھ لوگ یہ اظہار مزید دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے (دعوت الی اللہ) کے راستے کھول رہا ہے۔ بعض ایسے ایسے حیرت انگیز رابطے ہوتے ہیں کہ جو اپنی کوششوں سے نہیں ہو سکتے۔ اور یہاں بھی آپ دیکھیں گے کہ ایسے رابطے ہوں گے۔

پس اپنے قول و فعل سے ان رابطوں کو (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کا گرویدہ بنالیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آپ کے آپس کے تعلقات، محبت اور پیار جو ہے، خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بڑھتے چلے جانے والا ہونا چاہئے۔ اس طرف بھی خاص توجہ دیں کہ (دعوت الی اللہ) کے لئے یہ بھی ضروری ہے اور جماعت کی مضبوطی کے لئے بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے بھی یہ بات ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس (بیت) کے بننے سے جماعت اندرونی طور پر بھی مضبوط ہو۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والی ہو۔ (بیوت) کو آباد کرنے والی ہو۔ آپ میں سے ہر ایک کا دل اُس طرح (بیت) میں اٹکا رہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مومن سے توقع فرمائی ہے۔ یہ (بیت) اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کو سمیٹنے والی ہو جس کا اظہار یہاں آنے والے ہر شخص پر ہو۔ اور (دعوت الی اللہ) کے بھی نئے دروازے اس (بیت) کے بننے سے کھلتے چلے جائیں۔

مَیں (بیت) کے کچھ کوائف پیش کر دیتا ہوں جو یہاں جاننے والوں کے لئے تو شاید اتنی دلچسپی نہ رکھتے ہوں لیکن باہر کی دنیا کے لئے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس (بیت) کی تعمیر کا اعلان تو 1997ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ہی فرمایا تھا اور بیت الرحمٰن نام بھی رکھا تھا۔ اس کا کُل رقبہ تقریباً پونے چار ایکڑ کا ہے اور مسقّف حصہ (covered area) جو ہے تینتیس ہزار چار سو انیس (33419) مربع فٹ ہے۔ دو منزلیں ہیں۔ گنبد کی اونچائی سینتالیس فٹ ہے۔ مینار کی اونچائی چھہتر (76) فٹ ہے۔ اس وقت تو (بیت) کے لئے، دونوں ہال جو ہیں مردوں اور عورتوں کے ملے ہوئے ہیں اور دونوں ہالوں کی گنجائش کا ایریا چھ ہزار آٹھ سو مربع فٹ ہے۔ multi purpose ہال بھی ہے۔ گیارہ سو بتیس (1132) افراد (بیت) میں اور دس سو پچاس (1050) ملٹی پرپز (multi purpose) ہال میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یعنی تقریباً دو ہزار سے زیادہ۔ پارکنگ بھی کافی وسیع ہے۔ 140 کاروں کی جگہ ہے۔ لائبریری بھی ہے، (دعوت الی اللہ) کا ایک سینٹر ہے، کچن ہے، فیونرل (Funeral) ہوم سروس کے لئے بھی انتظام ہے۔ چار عدد کلاس روم ہیں۔ دفاتر ہیں۔ بورڈ روم ہے۔ مشنری کی رہائش گاہ ہے۔ مشن ہاؤس ہے۔ گیسٹ ہاؤس ہے۔ اور بڑی خوبصورت باہر کی کیلی گرافی بھی یہاں ہوئی ہے۔ جو خاص خاص باتیں ہیں وہ مَیں نے بتادی ہیں۔ اس کا خرچ بعض زائد خرچ شامل ہونے کی وجہ سے تقریباً ساڑھے آٹھ ملین ڈالر آیا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ آپ کو یہ (بیت) ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

آخر میں ایک چھوٹا سا اقتباس حضرت مسیح موعود کا پڑھنا چاہتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

''(بیوت) کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ اُن نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں، ورنہ یہ سب (بیوت) ویران پڑی ہوئی ہیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی۔ کھجور کی چھڑیوں سے اُس کی چھت بنائی گئی تھی اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔ (بیت) کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دنیاداروں نے ایک مسجد بنوائی تھی، وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے گرا دی گئی۔ اُس مسجد کا نام مسجد ضرار تھا یعنی ضرر رساں۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملا دی گئی تھی۔ مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 491 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ ہر احمدی کو سامنے رکھنا چاہئے۔

پھر فرماتے ہیں: ''جماعت کی اپنی (بیت) ہونی چاہئے جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے۔ اور جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ سب مل کر اسی (بیت) میں نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظرانداز کر دینا چاہئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 93 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حکیم محمود احمد طالب صاحب جہلمی

میرے والد حافظ محمد یوسف جہلمی صاحب

میرے شفیق والد صاحب حافظ محمد یوسف جہلمی صاحب ابن میاں غلام رسول صاحب ضلع جہلم پنڈ دادن خان رنسیال کے اکلوتے صاحبزادے تھے۔

ان کی پیدائش کی جگہ پنڈ دادن خاں ضلع جہلم کا ایک گاؤں ہے۔ جو بھیرہ سے اندازاً گیارہ بارہ میل کے فاصلے پر ہے۔ ان کی پیدائش 1920ء میں ہوئی۔ یہ قوم کے اعوان تھے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں رعب اور وجاہت سے نوازا تھا۔ برادری کے لحاظ سے اکیلے احمدی اور پھر احمدی ہوجانے کے باوجود لوگوں پر ان کا رعب تھا۔ وہ احترام بھی کرتے تھے۔ آپ پر خدا تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ بچپن سے ہی آپ کا میلان مذہب کی طرف تھا۔ آپ چک منگلا کے پیر منور احمد صاحب کے مرید تھے اور آپ نے اکیس سال کی عمر میں قادیان حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر 1941ء میں بیعت کی۔ آپ مولوی فاضل تھے۔

حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے نتیجہ میں انہوں نے ایمان و معرفت میں ترقی کی اور بفضل خدا صاحب رویا و کشوف بزرگوں میں شامل ہوگئے۔ ابا جان کی شخصیت عبادت، توکل علی اللہ، ہمدردی خلق، خلافت اور جماعت سے دلی وابستگی اور سادگی کا حسین مرقع تھی۔ ان کی زندگی پر نظر ڈالتے ہی سب سے پہلے ان کا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق نمایاں ہوکر سامنے آتا ہے۔ نماز تہجد اور بروقت نمازوں کی ادائیگی اور قرآن کریم ان کا روزانہ کا معمول تھا۔ سیدنا حضرت مصلح موعود نے آپ کی شادی کروائی۔ جس سے ایک بیٹی پیدا ہوئی اور اس کے دوران والدہ محترمہ کی وفات ہوگئی۔

اس بچی کو حضرت حکیم محمد عمر صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی اہلیہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے پالا۔ محترم والد صاحب فوج میں ملازم تھے۔ جنگ عظیم دوم میں بھی شامل ہوئے تھے۔ فوج کی ملازمت کے دوران آپ کے ایک ساتھی عبدالسلام صاحب آپ کے کردار سے بے حد متاثر تھے۔ فوج سے واپس جاکر انہوں نے اپنے والد محترم محمد عبداللہ صاحب سے آپ کا ذکر کیا اور کچھ عرصہ کے بعد آپ کی دوسری شادی محمد عبداللہ صاحب کی بیٹی بلقیس بیگم سے ہوگئی۔

اس دوران ابا جان نے دھاری وال میں چمڑے کا کارخانہ بنالیا اور ویسے بھی مرکز میں رہنے کی وجہ سے حضرت مصلح موعود نے ابا جان کو ان کے محلّہ میں امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا۔ چونکہ فوج کی ملازمت کے دوران ملنے والے اخراجات کی نسبت اب آمدن بہت کم تھی۔ اس لئے کچھ عرصہ تو اسی تذبذب میں گزر گیا۔ کہ مزید کیا کیا جائے۔ تو اس دوران ماموں ڈاکٹر غفور الحق خان صاحب جو کوئٹہ میں تھے۔ والد صاحب اور ماموں عبدالسلام صاحب کے ہمراہ ان کے پاس کوئٹہ آگئے۔ ابا جان صبح سائیکل پر اپنے دفتر جاتے۔ جو شہر سے چار یا پانچ میل کے فاصلہ پر تھا۔ راستہ میں تسبیح، تحمید یا مسائل پر غور و فکر میں مشغول رہتے۔ آپ بلوچستان آئے اور اپنے کنبہ کی جملہ ضروریات کو پورا کرنے کے علاوہ دینی اور جماعتی ذمہ داریاں بھی نبھاتے۔ اس لئے آپ کو بے انتہا مصروف زندگی گزارنا پڑی۔ خاص طور پر رمضان المبارک میں نماز تراویح بھی آپ پڑھاتے۔

میں نے اپنے والد صاحب کو جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے۔ اس وقت سے لے کر بڑھاپے بلکہ وفات تک مصروف عمل پایا ہے۔ وہ فجر سے بہت قبل اٹھ جاتے اور فجر پر جملہ افراد کو جگا کر نماز ادا کرنے کے بعد تلاوت کے مطالعہ سے فارغ ہوکر اپنے کام پر چلے جاتے، سرکاری دفتر میں ایگریکلچر کے ہیڈ مستری تھے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود نے جب تحریک جدید کے لئے مالی جہاد کے اجراء کا اعلان فرمایا تو آپ نے والہانہ لبیک کہنے کی سعادت عطا فرمائی۔ بلکہ اپنی اہلیہ محترمہ کی طرف سے بھی وعدہ لکھوایا اور ساتھ ساتھ حسب توفیق ادائیگی بھی فرماتے رہے۔ چنانچہ تحریک جدید کے پانچ ہزار مجاہدین نامی کتاب میں محترم والد صاحب اور محترمہ والدہ صاحبہ کے نام شائع شدہ ہیں۔

ابتداء ربوہ میں بہت تھوڑے احباب تھے۔ جنہوں نے یہاں ڈیرے ڈال کر رہنا شروع کردیا۔ اس وقت بھی ابا جان اور محترمہ والدہ صاحبہ یہاں رہیں اور ابا جان کو جامعہ احمدیہ میں پڑھانے کی بھی توفیق ملی۔ کوئٹہ میں آپ کی نیک شہرت کی وجہ سے لوگ اپنے بچوں کو آپ سے قرآن پاک پڑھوانے کو ترجیح دیتے تھے۔ آپ کے غیر احمدی احباب بھی آپ کی بہت عزت کرتے تھے اور متعصب لوگوں کے مخالفانہ پروپیگنڈے کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ آپ کا طریق دعوت الی اللہ بہت دل موہ لینے والا ہوتا تھا۔ جو لوگ احمدیت قبول نہ بھی کرتے وہ احمدیت اور جماعت کے مداح ضرور ہوجاتے تھے۔ کوئٹہ سے خاکسار آخری بار اپنی بڑی بہن اور اہلیہ حکیم محمد عمر صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے ہمراہ 1962ء میں آیا اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں آٹھویں کلاس میں داخل ہوا۔ اس وقت سے لے کر اب تک خاکسار خدا کے فضل سے ربوہ میں ہی ہے اور چند مرتبہ خاکسار کو قادیان دارالامان جلسہ سالانہ پر جانے کا بھی موقع ملا۔

خاکسار کے کوئٹہ سے آنے کے چھ سات سال بعد محترم والد صاحب دوبارہ ربوہ آگئے۔ ہم چار بھائی اور چھ بہنیں تھیں۔ ایک بھائی داؤد احمد جس کی کوئٹہ میں ہی وفات ہوگئی تھی اور ایک بہن کی یہاں ربوہ میں خلیفۃ المسیح الثالث کے دور خلافت میں وفات ہوئی۔ باقی سب شادی شدہ اور اپنے اپنے گھروں میں بفضل خدا مطمئن زندگی بسر کررہے ہیں اور قدرت ثانیہ کی برکات سے مستفیض ہورہے ہیں۔

آپ کی پوری کوشش یہ ہوتی تھی کہ آپ کی اولاد تعلیم حاصل کرے اور اور خادم دین رہے۔ خاکسار کے لئے آپ نے متعدد بار حضرت مصلح موعود سے دعا کے لئے عرض کیا اور خود بھی ممکنہ تربیت اور ان کی دینی و دنیاوی فلاح کے لئے پُرسوز دعائیں کرنے اور محبت و پیار سے سمجھانے اور بچوں کی حرکات و سکنات اور مشاغل پر نگاہ رکھنے کو بہت اہمیت دیتے تھے۔

والد صاحب محترم ایک تقویٰ شعار اور راسخ العقیدہ احمدی تھے۔ آپ کو بدعات اور بدرسومات سے سخت نفرت تھی۔ قادیان کا ماحول جوانی کے ایام اور اس پاکیزہ صحبت کا نتیجہ تھا کہ ان لوگوں کے ایمان چٹان سے زیادہ مضبوط تھے۔ اور وہ تن تنہا بھی مخالفت کے سیلاب میں غیر متزلزل رہتے تھے۔

☆......☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ مکرمہ منیرہ ملک صاحبہ بیوہ مکرم ملک محمد انور خان صاحب مرحوم آف لاہور چھاؤنی ایک لمبی بیماری کے بعد مورخہ 27 جون 2013ء کو شام کے وقت وفات پا گئیں۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور بعد نماز جمعہ بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کرائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 76 سال تھی۔ انہوں نے اپنے پیچھے تین بیٹیاں اور دو بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور ان کے بچوں کا خود ہی نگران اور کفیل بن جائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرمہ امۃ الرافع صاحبہ بنت مکرم ملک ظہیر الدین صاحب وصیت نمبر 90327 نے مورخہ 27 نومبر 2008ء کو سرسید ٹاؤن نارتھ کراچی سے وصیت کی تھی بعدازاں موصیہ کراچی سے ربوہ شفٹ ہوگئیں موصیہ کا دفتر سے رابطہ نہ ہے اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے بارے میں موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو فوری مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر
فون 0476211538 فیکس 0476212382

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ کیلئے تشریف لائیں۔
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے۔
فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
موبائل: 0332-4828432,0300-4201198
طالب دعا: قیصر خلیل خاں

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399 ,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کرسکتے ہیں۔
رعایتی قیمت 25ML =/40 روپے 120ML -/100 روپے
GHP-55/GH ایمرجنسی ٹانک: گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن ہائی، لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے
GHP-319/GH امراض معدہ: بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے
GHP-324/GH اسہال۔ پیچش: ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔
GHP-354/GH نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔
GHP-383/GH حلق و گلے کے امراض، گلے و ٹانسلز کی سوزش، درد کو دُور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔
GHP-391/GH خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

2 جولائی 2013ء

1:30 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ 7 ستمبر 2007ء
6:30 am	جلسہ سالانہ یو ایس اے
8:10 am	خطبہ جمعہ 7 ستمبر 2007ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:50 am	اجتماع لجنہ اماء اللہ
1:50 pm	سوال و جواب
11:30 pm	اجتماع لجنہ اماء اللہ یو کے

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب نگران متخصصین تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ طاہرہ شیریں صاحبہ اہلیہ مکرم انجینئر عبدالرشید خان صاحب مرحوم آف یحیٰ پارک متصل سبزہ زار لاہور مورخہ 28 جون 2013ء کو شب ایک بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی میت ان کے بیٹے اور دیگر عزیز صبح ربوہ لے آئے۔ نماز جنازہ محترم چوہدری ظفراللہ خان طاہر صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے بعد نماز جمعہ بیت الذکر دارالبرکات میں پڑھائی۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں اس لئے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے دو بیٹے مکرم انعام ربانی صاحب، مکرم احسان ربانی صاحب، دو بیٹیاں مکرمہ عائشہ شہزاد صاحبہ اہلیہ مکرم شہزاد احمد گوشی صاحب کمپیوٹر ورلڈ ربوہ اور مکرمہ فائزہ خان صاحبہ (جن کا نکاح مکرم ملک لطف المنان صاحب مینیجر جے ایس بینک ربوہ برانچ سے ہو چکا ہے) چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحومہ کے درجات اپنے حضور بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے خصوصاً اس کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہا کر سے حاصل کرتے ہیں کہ بل ماہ جون 2013ء مبلغ -/125 روپے ہے۔ بل کی ادائیگی جلد از جلد کر دیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ضرورت ہے

دواخانہ ہذا ایسی چند ملازمین کی ضرورت ہے۔

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ: 6211538

خبریں

120 سال کی عمر میں بھی چاق و چوبند خاتون

بھارتی ریاست تامل ناڈو کی ایک خاتون 120 سال کی عمر میں بھی مکمل طور پر متحرک اور چاق و چوبند ہیں اور آج بھی گھر کے سارے کام اپنے ہاتھوں سے ہی سرانجام دیتی ہیں۔ سومائی کا نامی ان خاتون کی گو کمر جھک چکی ہے تاہم ان کی ہمت آج بھی توانا ہے اور یہ صفائی ستھرائی سے لے کر کھانا پکانے جیسے تمام امور خانہ باقاعدگی سے کرتی ہیں۔ اس عمر میں بھی ان کی نظر اتنی تیز ہے کہ یہ نہ صرف چاول چن لیتی ہیں بلکہ روزانہ اخبار کا مطالعہ بھی کرتی ہیں، معمر خاتون حالات حاضرہ سے باخبر رہنے اور دن بھر کی تکان اتارنے کے لئے ٹی وی بھی دیکھنا پسند کرتی ہیں۔ یہ خاتون ان افراد کے لئے ایک مثال ہیں جو بڑھتی ہوئی عمر کے ساتھ خود کو بستر تک محدود کر لیتے ہیں اور مختلف بیماریوں کے شکار ہو جاتے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 3 جنوری 2013ء)

سیل سیل سیل

باٹا کی تمام ورائٹی پر 10 فیصد رعایت

Bata کی ورائٹی کیلئے اب بیرون شہر جانے کی ضرورت نہیں

Bata by Choice

باٹا شوروم۔ ریلوے روڈ ربوہ

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

البشیر اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
بیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر احمد اینڈ سنز ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوک: 047-6214510-049-4423173

مسرور آٹو ورکشاپ
ربوہ میں پہلی بار۔ لیزر ڈیجیٹل ویل الائنمنٹ ویل بیلنسنگ اور لوپ شاپ
تمام گاڑیوں کا مکینیکل کام تسلی بخش کیا جاتا ہے
ٹیوٹا ورکشاپ کا تجربہ کار عملہ
بالمقابل نصرت آباد ساہیوال روڈ ربوہ
فون: 03346371992

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

مٹاپا ختم
ایک ایسی دوا جس کے چھ ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے وزن 40 پونڈ تک کم ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز و شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
H2-278 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
:03009488447
E-mail:umerestate@hotmail.com

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
ہمارے ہاں کولر گیزر، واٹر کولر، واٹر پمپس، سٹیبلائزر، رائل فین، پاک فین اور بھی فین کی مکمل ورائٹی
نیز اعلیٰ کوالٹی کے یو پی ایس تیار اور بیٹریاں بھی دستیاب ہیں ہر قسم کی ریپئرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے
فیکٹری اینڈ شوروم B-1/16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
042-35114822,35118096,03004026760

ربوہ میں طلوع و غروب 2 جولائی

طلوع فجر	3:36
طلوع آفتاب	5:04
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	7:20

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ربوہ میں پہلی بار
شادی بیاہ اور نکاح کی تقریب کی وڈیو اور فوٹو گرافی کیلئے
لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر
گھر کی تمام تقریبات کی وڈیو اور فوٹو گرافی لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں۔
سپاٹ لائیٹ وڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ
0300-2092879,0321-2063532, 0333-3532902

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Best Return of your Money
گل احمد، الکرم، لان، چکن، ڈیزائنر سوٹس
نیز مردانہ اچھی ورائٹی بھی دستیاب ہے
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

GERMAN
جرمن لینگویج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

FR-10